براہینِ احمدیہ کی ایک امتیازی شان،
اسلام کا احیائے نَو

مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن 23/مارچ 2023ء۔

از قلم لئیق احمد مشتاق۔ سُرینام (جنوبی امریکہ)

براہین احمدیہ میں دیے گئے جوابات اپنے اندر ایسی جامعیت اور وسعت رکھتے تھے گویا ان میں اک جہانِ معنی آباد ہے۔ اس کتاب کا منظر عام پر آنا تھا کہ حیران و ششدر مخالفین اسلام منہ چھپاتے اور عزتیں بچاتے نظر آئے۔

ابتدائے آفرینش سے دنیا میں صحائف اور مخطوطے مختلف شکلوں، صورتوں اور حالتوں میں موجود ہیں۔ نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا يَسۡطُرُوۡنَ:(اۡلقَلَمِ:2)۔ ’’ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔‘‘

خالق کائنات نے قلم دوات اور تحریر کو ایک زندہ اور کامل حقیقت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ روئے زمین پر ایک ہی مقدس و مطہّر صحیفہ ہے جو ’’الکتاب‘‘ کے بابرکت نام سے موسوم ہے۔ جو زمین پر سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

وہ بے باک اور بے لاگ کتاب اپنے پرائے جس کی مدح میں رطب اللسان ہوئے، عالم، مفکّر اور مجتہد کہلانے والے اس کی تعظیم کے لیے ایستادہ ہوئے، اور اس کی تعریف کو اپنے لیے اعزاز اور فخر جانا۔ دلائل و براہین کا وہ سرچشمہ جس سے نور کے سوتے پھوٹے، غیروں کی زبانیں گنگ ہوئیں۔ کائنات میں وہ ایک ہی ایسا درخت ہے جو ہمیشہ تر و تازہ اور صدا بہار ہے۔ اس کی حقانیت، معجزات، تاثیرات عظیمہ، برکات عمیمہ اور لاریبی کمالات جاودانی ہیں۔

پھر افصح العرب کا کلام اور فرمودات ہیں۔ کُل عالم میں وہ ایک ہی ہے جس کے کلام میں معنی کا ایک جہاں آباد ہے، خالق کائنات نے اُم القریٰ میں جنم لینے والے اس النَّبِیُّ الۡاُمِّیُّ ﷺ کو سمندر کو کوزے میں بند کرنے کا ہنر و ملکہ عطا فرمایا۔ اس معلّم کامل نے اعلیٰ اخلاقی تعلیمات پیش کر کے انسانیت کی فکری تطہیر کی۔ امن و سلامتی کے اس علمبردار نے اسوہ حسنہ کے ذریعہ عرب کے بدوؤں کی تربیت کی، اور پھر یہ تعلیم و تہذیب سے ناآشنا معلّم جہاں ٹھہرے۔ یہ

آداب زندگی سے نابلد اعلیٰ ترین آداب زندگی کے اتالیق قرار پائے۔ اور اُس معلّم کامل کا فیض تا ابد جاری و ساری رہے گا۔

پھر چودہ سو سال کے عرصہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جنہوں نے کلام اللہ اور کلام رسول سے اکتساب علم کر کے مختلف کتب اور تحریرات یادگار چھوڑیں۔

وقت گذرنے کے ساتھ اس ہادی کامل کی امت راہ راست سے دور ہوتی چلی گئی، ہر سو جہالت نے ڈیرے ڈال دیے۔ دشمنان اسلام مسیحی اور آریائی مبلغین، برہمو سماج اور نیچری عقائد سے تعلق رکھنے والوں نے اسلام کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ لاکھوں کم عقل دینِ اسلام سے برگشتہ ہو گئے۔ خدا کے دین پر نہایت خوفناک اور پر خطر گردش آگئی، کفر و شقاوت کی وجہ سے دنیا میں سخت فساد برپا ہو گیا۔ الحاد و دہریت کی ہوائیں چلنے لگیں، دجالی فتنہ سر چڑھ کر بولنے لگا اور تثلیثی عیسائیت تند و تیز سیلاب کی طرح دنیا میں پھیلنے لگی۔ اعدائے ملت نے ہر طرف سے دین اسلام کے خلاف محاذ کھول دیے، انصار دین قلیل سے قلیل تر ہوتے چلے گئے، اور آنکھوں کے سامنے اسلام کی عزت خاک میں ملنے لگی۔ مولانا الطاف حسین حالی اپنی مشہور زمانہ مُسدّس ''مدو جزر اسلام'' میں نوحہ خواں ہیں۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دعا ہے
امّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

(مُسدّس حالی صفحہ 125، ناشران تاج کمپنی لاہور)

پھر رحمتِ الٰہی جوش میں آئی اور وہ مہا پُرش اور پوتّر انسان پیدا ہوا جس کے ہاتھوں دین اسلام کا احیا مقدر تھا۔ جس کے بارے میں اُس کی سرزمین کے لوگ کہتے تھے: ''پرمیشور زمین پر اتر آیا ہے''۔ اس کا پاکیزہ بچپن، مطہر جوانی اور لمحہ لمحہ بڑھتی ہوئی زندگی دراصل دو عشقوں سے عبارت تھی۔ اس کا مقصود اپنا محسن، منعم، خالق، مالک، معبود اور محبوب خدا تھا۔ اور اس کا مطلوب اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اطہر تھی۔ اُس کی تمام تر گفتگو اور تمام تر کلام نظم ہو یا نثر، عربی ہو، فارسی یا اردو انہیں دو عشقوں کے نور سے منور ہے۔

امت محمدیہ کے اندر وہ جری پہلوان پیدا ہوا جس کے قلم کو عرش الٰہی سے ”ذوالفقار“ کا خطاب ملا۔ جس نے اندھیروں کے بعد اسلام کے چہرے کو تابانی بخشی۔ اور اسلام بدحالی کے انتہائی مقام سے بہتر حالت کی طرف لوٹنے لگا۔ اسلام کا وہ بطل جلیل نمودار ہوا جس کے ہاتھوں سے ”يُحْيِي الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ“ دین اسلام کو زندہ کرنے اور شریعت محمدیہ کو قائم کرنے کے سلسلے کا آغاز ہوا۔

اُس نے عین جوانی میں ایک عزم مبارک کے ساتھ علمی اور فکری رزم گاہ میں قدم رکھا اور اخبارات میں اسلام اور دیگر مذاہب کے بارے میں مضامین لکھنے شروع کیے، اور مخالفین اسلام سے نبرد آزما ہوا۔ لیکن جب دیکھا کہ دُشمنان اسلام اپنے حملوں میں بڑھتے جاتے ہیں اور مسلمان ان حملوں کی تاب نہ لا کر پسپا ہو رہے ہیں تو اُس غیور محافظ اسلام نے ایک ایسی کتاب لکھنے کا ارادہ کیا جس کی سعادت گذشتہ چودہ سو سال میں پہلے کسی مصنف کے ہاتھ نہ آئی۔ چنانچہ آپ نے صرف 45 سال کی عمر میں ایک ایسی کتاب تالیف کی جو تا ابد زندہ جاوید رہے گی۔ اس عظیم الشان کتاب کے ذریعہ آپ نے مذہبی دنیا میں یہ ثابت کیا کہ روئے زمین پر صرف قرآن کامل واکمل کتاب، صرف محمد ﷺ کامل واکمل نبی اور صرف اسلام کامل واکمل، حقیقی، زندہ اور قابل عمل دین ہے، جس کی تعلیمات ہر قسم کی خامی سے مبرا اور ہر قسم کی خوبی سے منزہ ہیں۔ آپ کی یہ پہلی کتاب اُس منزل کی طرف ابتدائی قدم تھا جو ازل سے آپ کے لیے مقدر تھا۔ یہ کتاب قیامت تک آپ کے تبحر علمی پر گواہ رہے گی اور زندہ خدا اور زندہ نبی کے ہونے کا پتا دیتی رہے گی۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔

”براہین احمدیہ“ اخلاقی اور علمی جرأت کی آئینہ دار کتاب جو اسلام کے دفاع کے لیے اس مرد میدان نے 1880ء سے 1884ء کے درمیان تخلیق کی۔ اس کتاب کو چہار دانگ عالم میں جو شہرہ نصیب ہوا، اور آج بھی اس کا ڈنکا بجتا ہے وہ آسمانی تائید اور فضل الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔

دشمنان اسلام اور معترضین نے اعتراضات وساوس تیار کرنے میں اپنی تمام تر ذہانت صرف کی، عقل و خرد کے مقدور بھر فاصلے طے کر کے ایسے سوالات ترتیب دیے کہ دوسرا لاجواب رہے۔ مگر براہین احمدیہ میں دیے گئے جوابات اپنے اندر ایسی جامعیت اور وسعت رکھتے تھے گویا ان میں اک جہانِ معنی آباد ہے۔ اس کتاب کا منظر عام پر آنا تھا کہ حیران و ششدر مخالفین اسلام منہ چھپاتے اور عزتیں بچاتے نظر آئے۔ عقل سلیم رکھنے والے انسان یہ کہنے اور داد دینے پر مجبور ہوئے کہ چاہے ہم مؤلف کے خیالات سے متفق ہوں یا نہ ہوں مگر یہ منفرد ہے۔ اس نے زندگی کا وہ دریچہ کھولا ہے، اس روشن دان سے ہمیں دنیا دکھائی ہے جہاں سے اس سے پہلے کسی نے نہیں دکھائی۔

متقدمین کی تفاسیر متاخرین کی تفاسیر، ازمنہ وسطیٰ کے علماء وفضلاء کی تفاسیر چودہ سو سال سے موجود تھیں مگر دعویٰ اور دلیل قرآن سے پیش کرنے کا جو طریق مؤلف براہین احمدیہ نے استعمال کیا وہ بے نظیر و بے مثال ہے۔

غیروں نے بڑی جان کنی سے سالوں کی محنت اور کوشش سے جو وساوس اور اعتراضات تیار کیے ان کے بخیے ادھیڑنے والی قانون قدرت اور صحیفہ قدرت سے مزین جوابات سے لاجواب کرنے والی کتاب صرف اور صرف براہین احمدیہ ہی کہلائی۔ کلام پاک سے 66 سورتوں کی بیسیوں آیات سے مزین یہ کتاب اسرار الٰہی کی مظہر اور حقائق و معارف کا سرچشمہ بن کر ابھری۔

براہین احمدیہ کو منصہ شُہود پر آئے 139 سال ہو گئے، اور ہر ایک اپنی صلاحیت، استعداد اور ظرف کے مطابق اس پر گفتگو کرتا چلا آیا، اور تجزیہ کرتا رہا ہے، مگر حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔ ایک کھلا چیلنج جس کا جواب آج تک کسی سے بن نہ پڑا۔ انتہائی وسیع، دقیق اور پہلو در پہلو مضامین اپنے دامن میں سمیٹے یہ کتاب ذہنی طور پر مادی طور پر اخلاقی طور پر بند آنکھوں والوں کے لیے نیّر الہام کا سامان لیے ہوئے ہے۔ دشمنان اسلام اور معترضین کو لاجواب کرنے اور آئینہ دکھانے کے ساتھ اس کتاب کی تصنیف کی بنیادی وجہ اسلامی تعلیم کے حسن اور اس کی خوبیوں کو زمانے پر آشکار کرنا تھا، تاکہ گم گشتہ راہوں کو حقیقی روشنی کی طرف واپس لایا جاسکے۔ چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اشاعت اسلام کے لیے اکابرین کو جگانے اور روحوں کو گرمانے کے لیے لکھتے ہیں: ”... اب میں اس جگہ بخدمت عالی دیگر امرائے اور اکابر کے بھی کہ جن کو اب تک اس کتاب سے کچھ اطلاع نہیں اس قدر گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اگر اشاعت اس کتاب کی غرض سے کچھ مدد فرماویں گے تو ان کی ادنیٰ توجہ سے پھیلنا اور شائع ہونا اس کتاب کا جو دلی مقصد اور قلبی تمنا ہے نہایت آسانی سے ظہور میں آجائے گا۔ اے بزرگان و چراغانِ اسلام آپ سب صاحب خوب جانتے ہوں گے کہ آج کل اشاعت دلائل حقیت اسلام کی نہایت ضرورت ہے اور تعلیم دینا اور سکھلانا براہین ثبوت اس دین متین کا اپنی اولاد اور عزیزوں کو ایسا فرض اور واجب ہو گیا ہے اور ایسا واضح الوجوب ہے کہ جس میں کسی قدر ایما کی بھی حاجت نہیں جس قدر ان دنوں میں لوگوں کے عقائد میں برہمی درہمی ہو رہی ہے اور خیالات اکثر طبائع کے حالت خرابی اور ابتری میں پڑے ہوئے ہیں کسی پر پوشیدہ نہ ہو گا کیا کیا رائیں ہیں جو نکل رہی ہیں کیا کیا ہوائیں ہیں جو چل رہی ہیں۔ کیا کیا بخارات ہیں جو اٹھ رہے ہیں پس جن جن صاحبوں کو ان اندھیریوں سے جو بڑے بڑے درختوں کو جڑھ سے اُکھیڑ تی جاتی ہیں کچھ خبر ہے وہ خوب سمجھتے ہوں گے جو تالیف اس کتاب کی بلا خاص ضرورت کے نہیں۔ ہر زمانہ کے باطل اعتقادات اور فاسد خیالات الگ رنگوں اور وضعوں میں ظہور پکڑتے

ہیں اور خدا نے ان کے ابطال اور ازالہ کے لئے یہی علاج رکھا ہوا ہے جو اسی زمانہ میں ایسی تالیفات مہیا کر دیتا ہے جو اُس کی پاک کلام سے روشنی پکڑ کر پوری پوری قوت سے ان خیالات کی مدافعت کے لئے کھڑی ہو جاتی ہیں اور معاندین کو اپنی لاجواب براہین سے ساکت اور ملزم کرتی ہیں۔ پس ایسے انتظام سے پودہ اسلام کا ہمیشہ سرسبز اور تروتازہ اور شاداب رہتا ہے۔

اے معزز بزرگان اسلام!! مجھے اس بات پر یقین کُلّی ہے کہ آپ سب صاحبان پہلے سے اپنے ذاتی تجربہ اور عام واقفیت سے ان خرابیوں موجودہ زمانہ پر کہ جن کا بیان کرنا ایک درد انگیز قصہ ہے بخوبی اطلاع رکھتے ہوں گے اور جو جو فساد طبائع میں واقعہ ہو رہے ہیں اور جس طرح پر لوگ بباعث اغوا اور اضلال وسوسہ اندازوں کے بگڑتے جاتے ہیں آپ پر پوشیدہ نہ ہو گا پس یہ سارے نتیجے اسی بات کے ہیں کہ اکثر لوگ دلائل حقیت اسلام سے بے خبر ہیں اور اگر کچھ پڑھے لکھے بھی ہیں تو ایسے مکاتب اور مدارس میں کہ جہاں علوم دینیہ بالکل سکھائے نہیں جاتے اور سارا عمدہ زمانہ ان کے فہم اور ادارک اور تفکر اور تدبر کا اور اور علوم اور فنون میں کھویا جاتا ہے اور کوچہ دین سے محض ناآشنا رہتے ہیں پس اگر ان کو دلائل حقیت اسلام سے جلد تر باخبر نہ کیا جائے تو آخرکار ایسے لوگ یا تو محض دنیا کے کیڑے ہو جاتے ہیں کہ جن کو دین کی کچھ بھی پروا نہیں رہتی اور یا الحاد اور ارتداد کا لباس پہن لیتے ہیں یہ قول میرا محض قیاسی بات نہیں بڑے بڑے شرفا کے بیٹے میں نے اپنی آنکھ سے دیکھے ہیں جو بباعث بے خبری دینی کے اصطباغ پائے ہوئے گرجاگھروں میں بیٹھے ہیں اگر فضل عظیم پروردگار کا ناصر اور حامی اسلام کا نہ ہوتا اور بذریعہ پرزور تقریرات اور تحریرات علماء اور فضلاء کے اپنے اس سچے دین کی نگہداشت نہ کرتا تو تھوڑا زمانہ نہ گزرنا پاتا جو دنیا پرست لوگوں کو اتنی خبر بھی نہ رہتی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس ملک میں پیدا ہوئے تھے بالخصوص اس پر آشوب زمانہ میں کہ چاروں طرف خیالات فاسدہ کی کثرت پائی جاتی ہے اگر محققان دین اسلام جو بڑی مردی اور مضبوطی سے ہر یک منکر اور ملحد کے ساتھ مناظرہ اور مباحثہ کر رہے ہیں اپنی اس خدمت اور چاکری سے خاموش رہیں تو تھوڑی ہی مدت میں اس قدر شعار اسلام کا ناپدید ہو جائے کہ بجائے سلام مسنون کے گڈبائی اور گڈمارننگ کی آواز سنی جائے پس ایسے وقت میں دلائل حقیت اسلام کی اشاعت میں بدل مشغول رہنا حقیقت میں اپنی ہی اولاد اور اپنی ہی نسل پر رحم کرنا ہے کیونکہ جب وبا کے ایام میں زہرناک ہوا چلتی ہے تو اس کی تاثیر سے ہر یک کو خطرہ ہوتا ہے۔“

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 6 تا 8)

در دلم جوشد ثنائے سرورے

وہ داعی الی اللہ جو سراج منیر بنا کر بھیجا گیا، جس کے دم سے دنیا میں دین اسلام کی روشنی پھیلی، جس کے نور نے کُل عالم کو منور کیا اس کی محبت و عشق میں فنا ہوئے بغیر دین کا احیاء ممکن نہ تھا۔ اسی لیے اس کتاب کی شروعات ہی اس مقدس و مطہر سیّد الرسل، سید الطیبین کی انتہائی پاکیزہ سچی اور سُچی مدح سے ہوتی ہے۔ ایک اقتباس تحریر کی ملاحت اور برکت کی خاطر ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں: ’’...لاکھ لاکھ حمد اور تعریف اس قادر مطلق کی ذات کے لائق ہے کہ جس نے ساری ارواح اور اجسام بغیر کسی مادہ اور ہیولیٰ کے اپنے ہی حکم اور امر سے پیدا کر کے اپنی قدرت عظیمہ کا نمونہ دکھلایا اور تمام نفوس قدسیہ انبیا کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا سبحان اللہ کیا رحمٰن اور منان وہ ذات ہے کہ جس نے بغیر کسی استحقاق ہمارے کے سب کام ہم ضعیفوں کا آپ بنایا ہمارے جسمی قیام کے لئے سورج اور چاند اور بادلوں اور ہواؤں کو کام میں لگایا اور ہمارے روحانی انتظام کے لئے توریت اور انجیل اور فرقان اور سب آسمانی کتابوں کو عین وقتوں پر پہنچایا۔ الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰ اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا وہ مربی اور نفع رسان کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھوڑایا وہ نور اور نور افشان کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا وہ کامل موحد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا وہ معجزہ قدرت رحمن کہ جو اُمّی ہو کر سب پر علوم حقانی میں غالب آیا اور ہر یک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا۔

در دلم جوشد ثنائے سرورے

آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 16، 17)

پھر بڑی تحدّی کے ساتھ اعلان کرتے ہیں:''...امابعد سب طالبان حق پر واضح ہو جو مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراھین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القراٰن والنبوۃ المحمدیّہ ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جائیں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کیا جائے جو آئندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے۔'' (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1۔ صفحہ 23،24)

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو

کتاب کے مقدّمہ میں تحریر فرماتے ہیں:''...اوّل ہر ایک صاحب کی خدمت میں جو اعتقاد اور مذہب میں ہم سے مخالف ہیں بصد ادب اور غربت عرض کی جاتی ہے جو اس کتاب کی تصنیف سے ہمارا ہرگز یہ مطلب اور مدعا نہیں جو کسی دل کو رنجیدہ کیا جائے یا کسی نوع کا بے اصل جھگڑا اُٹھایا جائے بلکہ محض حق اور راستی کا ظاہر کرنا مراد دلی اور تمناء قلبی ہے اور ہم کو ہرگز منظور نہ تھا کہ اس کتاب میں کسی اپنے مخالف کے خیالات اور عندیات کا ذکر زبان پر لاتے بلکہ اپنے کام سے کام تھا اور مطلب سے مطلب مگر کیا کیجئے کہ کامل تحقیقات اور باستیفاء بیان کرنا جمیع اصولِ حقہ اور ادلہ کاملہ کا اسی پر موقوف ہے کہ ان سب اربابِ مذاہب کا جو برخلاف اصولِ حقہ کے رائے اور خیال رکھتے ہیں غلطی پر ہونا دکھلایا جائے پس اس جہت سے ان کا ذکر کرنا اور ان کے شکوک کو رفع دفع کرنا ضروری اور واجب ہوا...علاوہ اس کے یہ بات بھی نہایت پختہ تجربہ سے ثابت ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کی یہ عادت ہو رہی ہے کہ جب تک اپنے اصولِ مسلمہ کو باطل اور خلافِ حق نہیں دیکھتے اور اپنے مذہب کے فساد پر مطلع نہیں ہوتے تب تک راستی اور صداقت دین اسلام کی کچھ بھی پروا نہیں رکھتے اور گو آفتاب صداقت دین الٰہی کا کیسا ہی ان کو چمکتا نظر آوے۔ تب بھی اس آفتاب سے دوسری طرف مونہہ پھیر لیتے ہیں پس جبکہ یہ حال ہے تو ایسی صورت میں دوسرے مذاہب کا ذکر کرنا نہ صرف جائز بلکہ دیانت اور امانت اور پوری ہمدردی کا یہی مقتضا ہے جو ضرور ذکر کیا جائے اور ان کے اوہام کے مٹانے اور ان کے عقائد کے بطلان ظاہر کرنے میں کسی طرح کی فروگذاشت اور کسی طور کا اخفا نہ رکھا جائے بالخصوص جبکہ وہ لوگ ہماری دانست میں صراطِ مستقیم سے دور اور مہجور ہیں اور ہم اپنے سچے دل سے ان کو خطا پر سمجھتے ہیں اور ان کے اصول کو حق کے برخلاف جانتے ہیں اور ان کا انہیں عقائد پر اس عالم فانی سے کوچ کرنا موجب عذابِ عظیم یقین رکھتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں اگر ہم ان کی اصلاح سے عمداً چشم پوشی کریں

اور ان کا گمراہ ہونا اور دوسرے لوگوں کو گمراہی میں ڈالنا دیدہ و دانستہ روا رکھیں تو پھر ہمارا کیا ایمان اور کیا دین ہو گا اور ہم اپنے خدا کو کیا جواب دیویں گے۔ اور اگرچہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض دنیا پرست آدمی کہ جن کو خدا اور خدا کے سچے دین کی کچھ بھی پروا نہیں ان کو اپنے مذہب کی خرابیاں یا اسلام کی خوبیاں سن کر بڑا رنج دل میں گزرے گا اور منہ بگاڑیں گے اور کچھ کا کچھ بولیں گے مگر ہم امید رکھتے ہیں کہ ایسے طالب صادق بھی کئی نکلیں گے کہ جو اس کتاب کے پڑھنے سے صراطِ مستقیم کو پا کر جنابِ الٰہی میں سجدات شکر کے ادا کریں گے اور خدا نے جو ہم کو سمجھایا ہے وہ اُن کو بھی سوجھاوے گا اور جو کچھ ہم پر ظاہر کیا ہے وہ ان پر بھی ظاہر کر دے گا اور حقیقت میں یہ کتاب انہیں کے لئے تصنیف ہوئی ہے اور یہ سارا بوجھ ہم نے انہیں کی خاطر اٹھایا ہے وہی ہمارے حقیقی مخاطب ہیں اور ان کی خیر خواہی اور ہمدردی ہمارے دل میں اس قدر بھری ہوئی ہے کہ نہ زبان کو طاقت ہے کہ بیان کرے اور نہ قلم کو قوت ہے کہ تحریر میں لاوے۔" (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 71 تا 73)

صداقت اسلام

اسلام کی حقانیت اور اپنے دلائل کی پختگی پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے دشمنان کے خائب و خاسر رہنے کی بابت تحریر فرماتے ہیں: "...اب اے بھائیو! خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب میں نے ایسے ایسے باطل عقائد میں لوگوں کو مبتلا دیکھا اور اس درجہ کی گمراہی میں پایا کہ جس کو دیکھ کر جی پگھل آیا اور دل اور بدن کانپ اٹھا۔ تو میں نے ان کی راہنمائی کے لئے اس کتاب کا تالیف کرنا اپنے نفس پر ایک حق واجب اور دَین لازم دیکھا جو بجز ادا کرنے کے ساقط نہ ہو گا۔ چنانچہ مسودہ اس کتاب کا خدا کے فضل و کرم سے تھوڑے ہی دِنوں میں ایک قلیل بلکہ اقل مدت میں جو عادت سے باہر تھی طیار ہو گیا اور حقیقت میں یہ کتاب طالبان حق کو ایک بشارت اور منکران دین اسلام پر ایک حجت الٰہی ہے کہ جس کا جواب قیامت تک ان سے میسر نہیں آسکتا اور اسی وجہ سے اس کے ساتھ ایک اشتہار بھی انعامی دس ہزار روپیہ کا شامل کیا گیا کہ تا ہر یک منکر اور معاند پر جو اسلام کی حقیت سے انکاری ہے اتمام حجت ہو اور اپنے باطل خیال اور جھوٹے اعتقاد پر مغرور اور فریفتہ نہ رہے۔" (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 83)

چھ فوائد

براہین احمدیہ کی تصنیف کے جو چھ فوائد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے قلم سے بیان فرمائے وہ اس کتاب کے حقیقی مقصد کو پوری طرح واضح کرتے ہیں، موقعہ کی مناسبت سے ابتدائی دو فوائد ملاحظہ ہوں: "...بالآخر بعد تحریر تمام مراتب ضروریہ کے اس بات کا واضح کرنا بھی اسی مقدمہ میں قرین مصلحت ہے جو کن کن قسموں کے فوائد پر یہ

کتاب مشتمل ہے۔ تا وہ لوگ جو حقانی صداقتوں کے جان لینے پر جان دیتے ہیں اپنے روحانی محبوب کی خوشخبری پاویں۔ اور تا ان پر جو راستی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ اپنی دلی مراد کا راستہ ظاہر ہو جاوے۔ سو وہ فوائد چھ (6) قسم کے ہیں۔ جو بہ تفصیل ذیل ہیں: اوّل اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان نہیں بلکہ وہ تمام صداقتیں کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجتماعی کا نام اسلام ہے وہ سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں۔ اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو ضروریات دین پر احاطہ ہو جاوے گا اور کسی مغوی اور بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ دوسروں کو وعظ اور نصیحت اور ہدایت کرنے کے لئے ایک کامل استاد اور ایک عیار رہبر بن جائیں گے۔

دوسرا یہ فائدہ کہ یہ کتاب تین سو محکم اور قوی دلائل حقیت اسلام اور اصول اسلام پر مشتمل ہے کہ جن کے دیکھنے سے صداقت اس دین متین کی ہریک طالب حق پر ظاہر ہوگی بجز اس شخص کے کہ بالکل اندھا اور تعصب کی سخت تاریکی میں مبتلا ہو۔" (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 129)

قطبی ستارہ

براہین احمدیہ مضبوط دلائل اور مستحکم براہین سے مزین وہ تصنیف ہے جس کی خبر اس کی تصنیف سے برسوں پہلے مالک کائنات نے مظہر اتم الوہیت کے ذریعہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ کشف دی۔ کہ قطبی نام کی ایک کتاب لکھنا آپ کے لیے مقدر ہے، اور جس طرح قطب ستارہ قبلہ کی سمت متعین کرنے میں مدد دیتا ہے اسی طرح یہ کتاب دین اسلام کو زندہ کرنے اور گم گشتہ راہوں کو صراط مستقیم پر لانے کا فریضہ انجام دے گی۔ اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام رقمطراز ہیں: "... یہ عاجز اپنے بعض خوابوں میں سے جن کی اطلاع اکثر مخالفین اسلام کو انہیں دنوں میں دی گئی تھی کہ جب وہ خوابیں آئی تھیں اور جن کی سچائی بھی انہیں کے روبرو ظاہر ہوگئی بطور نمونہ بیان کرتا ہے۔ منجملہ اُن کے ایک وہ خواب ہے جس میں اس عاجز کو جناب خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اور بطور مختصر بیان اس کا یہ ہے کہ اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء عیسوی میں یعنے اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف

ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصۂ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھاچکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 274 تا 276۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 1)

صراط مستقیم فقط دین اسلام

...’’اب چند کشوف اور الہامات نو وارده بغرض افادہ طالبین حق لکھے جاتے ہیں اور اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اگر خدا نے چاہا تو جو کچھ مواہب لدنّیہ سے اس احقر عباد پر ظاہر کیا جائے گا وہ اس کتاب میں درج ہوتا رہے گا۔ اِلَّامَاشَاءَ اللہ۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ تا یقین اور معرفت کے سچے طالب فائدہ حاصل کریں اور اپنی حالت میں کشائش پاویں اور ان کے دل پر سے وہ پردے اٹھیں جن سے ان کی ہمت نہایت پست اور ان کے خیالات نہایت پُر ظلمت ہو رہے ہیں اور اس جگہ ہم مکرراً یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ باتیں ایسی نہیں ہیں جن کا ثبوت دینے سے یہ خاکسار عاجز ہو یا جن کے ثبوت میں اپنے ہی ہم مذہبوں کو پیش کیا جائے بلکہ یہ وہ بدیہی الصدق باتیں ہیں جن کی صداقت پر مخالف المذہب لوگ گواہ ہیں اور جن کی سچائی پر وہ لوگ شہادت دے سکتے ہیں جو ہمارے دینی دشمن ہیں اور یہ سب اہتمام اس لئے کیا گیا کہ تا جو لوگ فی الحقیقۃ راہ راست کے خواہاں اور جویاں ہیں ان پر بکمال انکشاف ظاہر ہو جائے کہ

تمام برکات اور انوار اسلام میں محدود اور محصور ہیں اور تا جو اس زمانہ کے ملحد ذرّیت ہے اس پر خدائے تعالیٰ کی حجت قاطعہ اتمام کو پہنچے اور تا ان لوگوں کی فطرتی شیطنت ہر یک منصف پر ظاہر ہو کہ جو ظلمت سے دوستی اور نور سے دشمنی رکھ کر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب عالیہ سے انکار کر کے اس عالی جناب کی شان کی نسبت پر خبث کلمات مونہہ پر لاتے ہیں اور اس افضل البشر پر ناحق کی تہمتیں لگاتے ہیں اور بباعث غایت درجہ کی کور باطنی کے اور بوجہ نہایت درجہ کی بے ایمانی کے اس بات سے بے خبر ہو رہے ہیں کہ دنیا میں وہی ایک کامل انسان آیا ہے جس کا نور آفتاب کی طرح ہمیشہ دنیا پر اپنی شعاعیں ڈالتا رہا ہے اور ہمیشہ ڈالتا رہے گا۔ اور تا ان تحریراتِ حقہ سے اسلام کی شان و شوکت خود مخالفوں کے اقرار سے ظاہر ہو جائے اور تا جو شخص سچی طلب رکھتا ہو اس کے لئے ثبوت کا راستہ کھل جائے اور جو اپنے میں کچھ دماغ رکھتا ہو اس کی دماغ شکنی ہو جائے اور نیز ان کشوف اور الہامات کے لکھنے کا یہ بھی ایک باعث ہے کہ تا اس سے مومنوں کی قُوّت ایمانی بڑھے اور ان کے دلوں کو تثبت اور تسلی حاصل ہو اور وہ اس حقیقت حقہ کو بہ یقین کامل سمجھ لیں کہ صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 555 تا 557۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3۔ ایڈیشن 2021ء اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز یوکے)

موٴلّف کی یکتائیت

..."اور باایں ہمہ آسمانی مدد دین حق کی تائید کے لئے ایسے جوش میں ہے کہ وہ نشان اور خوارق جن کی سماعت سے عاجز اور ناقص بندے خدا بنائے گئے تھے اب وہ حضرت سید الرسل کے ادنیٰ خادموں اور چاکروں سے مشہود اور محسوس ہو رہے ہیں اور جو پہلے زمانہ کے بعض نبی صرف اپنے حواریوں کو چھپ چھپ کر کچھ نشان دکھلاتے تھے۔ اب وہ نشان حضرت سید الرسل کے احقر توابع سے دشمنوں کے روبرو ظاہر ہوتے ہیں اور انہیں دشمنوں کی شہادتوں سے حقیت اسلام کا آفتاب تمام عالم کے لئے طلوع کرتا جاتا ہے۔ ماسوااِس کے یہ زمانہ اشاعت دین کے لئے ایسا مددگار ہے کہ جو امر پہلے زمانوں میں سو سال تک دنیا میں شائع نہیں ہو سکتا تھا۔ اب اس زمانہ میں وہ صرف ایک

سال میں تمام ملکوں میں پھیل سکتا ہے۔ اس لئے اسلامی ہدایت اور ربانی نشانوں کا نقارہ بجانے کے لئے اس قدر اس زمانہ میں طاقت و قوت پائی جاتی ہے جو کسی زمانہ میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ صدہا وسائل جیسے ریل و تار و اخبار وغیرہ اسی خدمت کے لئے ہر وقت طیار ہیں کہ تا ایک ملک کے واقعات دوسرے ملک میں پہنچاویں۔ سو بلاشبہ معقولی اور روحانی طور پر دین اسلام کے دلائل حقیقت کا تمام دنیا میں پھیلنا ایسے ہی زمانہ پر موقوف تھا اور یہی باسامان زمانہ اس مہمان عزیز کی خدمت کرنے کے لئے من کل الوجوہ اسباب مہیا رکھتا ہے۔ پس خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔ اور اسی ارادہ کی وجہ سے خداوند کریم نے اس عاجز کو یہ توفیق دی کہ اتماماً للحجۃ دس ہزار روپیہ کا اشتہار کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا اور دشمنوں اور مخالفوں کی شہادت سے آسمانی نشانی پیش کی گئی اور اُن کے معارضہ اور مقابلہ کے لئے تمام مخالفین کو مخاطب کیا گیا تا کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہ رہے اور ہر یک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہو جائے۔ غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اَور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل اور کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ امم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے اور جو کچھ اس بارے میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے کہ جو اتمام خدمت تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار ہے۔ اس لئے اس نے اپنے تفضّلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روز ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ متذکرہ بالا اور نیز آیت وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خدائے تعالیٰ ان دلائل و براہین کو اور ان سب باتوں کو کہ جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھی ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دے گا اور ان کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مفہوم آیت متذکرہ بالا کا پورا کر دے گا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلك۔" (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 595 تا 597۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اَلْحَقُّ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى عَلَيْهِ

ازل سے نظام عالم میں یہ تقدیر جاری و ساری ہے کہ حق ہمیشہ غالب آتا ہے اور کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ اس کی بہترین مثال براہین احمدیہ کے منظر عام پر آنے کے بعد علماء کے تبصرے اور سمجھدار طبقے کا ردّ عمل ہے۔

مضمون کے عنوان کی مناسبت سے صرف ایک تبصرہ درج کیا جاتا ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اُس وقت تمام اہلِ حدیث وہابی فرقہ کے سربراہ تھے انہوں نے اس کتاب کی تعریف میں ایک مفصل آرٹیکل تحریر کیا اور بڑے زور سے اس کی تائید کی اور لکھا کہ تیرہ سو سال میں اسلام کی تائید میں ایسی کتاب کوئی نہیں لکھی گئی۔ وہ اپنے طویل ریویو میں ایک جگہ لکھتے ہیں: ”ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ اور اس کا مولف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ وبرہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے، جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑہ اٹھایا ہو۔ اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود اسلام پہ شک ہو وہ ہمارے پاس آکر تجربہ ومشاہدہ کرلے۔ اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو بھی مزہ چکھا دیا ہو۔“ (اشاعتہ السنّہ جلد ہفتم نمبر 6 صفحہ 169، 170)

حرف آخر

گذشتہ ایک سو چالیس سال میں امت مسلمہ کے اندر لاکھوں کتب منصہ شہود میں آئیں۔ ہزاروں ایسے پیدا ہوئے جو قدوۃ السالکین، رئیس الفقہاء والمحدثین، شیخ الزہاد والمجاہدین، شیخ الاسلام، شیخ الحدیث، مفکّر، مدبر مجتہد، علامۂ اجل، فاضل بے بدل، جامع شریعت وطریقت، واقف رموزِ حقیقت ومعرفت، عدیم النظیر صاحبِ قلم کہلائے، لیکن نہ ان کے قلم میں چاشنی ہے، نہ تحریر میں سلاست وروانی۔ دلائل و براہین کی کاٹ ہے نہ استدلال کی چمک۔ حقائق و معارف کا خزانہ ہے نہ ان میں گہرائی اور گیرائی۔ بلکہ اُمت افقی طور پر، عمودی طور پر معاشی، معاشرتی، طبقاتی اور مذہبی طور پر تقسیم در تقسیم ہوتی بٹی اور بھٹی چلی گئی۔ آج مسلمان دنیا میں بے نوا اور بے یارومددگار ہیں، اور علماء کہلانے والے بانجھ اور بنجر زمین کی طرح ہیں۔ وہ دین جو سلامتی کا منبع ہے، جو ارحم الراحمین کے کرم سے انسانیت کو ملا، جس کو لانے والا رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا آج نعوذ باللہ وہی دین دنیا کے لیے زحمت بنا ہوا ہے۔ اُسے دنیا میں مسائل کی وجہ اور فتنہ وفساد کی جڑ سمجھا جاتا ہے۔ اُمت کو آج نہ منزل کا پتا نہ سحر کی خبر، نہ روشنی سے واسطہ نہ صبح کی نوید، بے منزل سفر کے مسافر کس جانب رواں ہیں یہ کوئی نہیں جانتا۔

برصغیر پاک وہند کے مشہور شاعر ڈاکٹر محمد اقبال کی نظم ”جواب شکوہ“ اس زبوں حالی کو عیاں کرتی ہے۔

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں

امتی باعث رسوائی پیغمبر ہیں

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی

فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود

ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ان تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اُس ایک ذات کے پاس ہے جو اس زمانے کا حصن حصین اور عافیت کا حصار ہے۔ وہ ایک ہی ہے جس کو عرش الٰہی سے ” كَلَامٌ أُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ “ کی سند ملی۔ فصاحت و بلاغت میں کوئی اس کا ثانی تھا، ہے اور نہ ہوگا۔ اسلام کی راستی کا عصا اس کے ہاتھ میں دیا گیا۔ اس دبستاں میں پیدا ہونے والے مُعلِّم کامل ﷺ کا یہ ظل کامل قرآنِ حکیم کے حقائق و معارف بیان کرنے میں متفرد کیا گیا۔

عصر حاضر میں وہ ایک ہی ہے جو یقین کامل کے ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہے:

لوائے ماپنہ ہر سعید خواہد بود

ندائے فتح نمایاں بنامِ ما باشد

امت محمدیہ میں وہ یکا و تنہا امامِ صادق ہے جسے مالک ارض و سماء نے یہ خبر دی: ”آسمان سے بہت دودھ اُترا ہے محفوظ رکھو“ اور وہ معارف اور حقائق کا دودھ ہے جو صرف اس پر اتارا گیا۔

عالم اسلام میں وہ ایک ہی ہے جو یقین کامل کے ساتھ یہ تحریر کرتا ہے: ”...جب سے میرے قدم نے چلنا اور میرے قلم نے لکھنا شروع کیا مجھے یہی محبوب رہا کہ میں تحقیق کو اپنا مسلک اور غور و فکر کو اپنا مقصود بناؤں۔“

(سر الخلافۃ (مترجم) صفحہ 186 حاشیہ)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں: ”...یہ تو معلوم ہے کہ محمدی برکتیں معارف اور اسرار اور نکات اور کَلِم جامعہ اور بلاغت اور فصاحت ہے۔ سو میری کتابوں میں اُن برکات کا نمونہ بہت کچھ موجود ہے۔ براہین احمدیہ سے لے کر آج تک جس قدر متفرق کتابوں میں اسرار اور نکات دینی خدا تعالیٰ نے میری زبان پر باوجود نہ ہونے کسی اُستاد کے جاری کئے ہیں...اُس کی نظیر اگر موجود ہے تو کوئی صاحب پیش کریں۔ مگر انصاف کی پابندی کے لئے بہتر ہوگا کہ اوّل تمام میری کتابیں براہین احمدیہ سے لے کر فریاد درد یعنی کتاب البلاغ تک دیکھ لیں اور جو کچھ اُن میں معارف اور بلاغت کا نمونہ پیش کیا گیا ہے اس کو ذہن میں رکھ لیں اور پھر دوسرے لوگوں کی کتابوں کو تلاش کریں اور مجھ کو دکھلاویں کہ یہ تمام امور دوسرے لوگوں کی کتابوں میں کہاں اور کس جگہ ہیں۔“

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 406)

وہ ایک ہی ہے جس کی زبان کی تائید میں ایک اور زبان بولی، اور وہ ایک ہی ہے جس کے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک آسمانی ہاتھ چلا۔ براہین احمدیہ سے لے کر پیغام صلح تک علم و حکمت اور رشد و ہدایت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو ہر طرح کا علمی اور ادبی مذاق رکھنے والے، ہر طرح کا پس منظر اور متفرق فکری استعدادیں رکھنے والوں کے لیے ان کی عقل و فہم کے مطابق مواد اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔

وہ ایک ہی ہے جس کی تحریر میں ایسی دل آویزی، چاشنی اور لطافت ہے کہ وہ پیاسی روحوں کے لئے آبِ بقاء کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور وہ ایک ہی ہے جس کی تحریرات کی سحر انگیزی اور ضوفشانی تا ابد قائم دائم رہے گی۔ کیونکہ عطائے رب کریم کسی کوشش، کسی دنیاوی فیصلے، کسی ارادے اور کسی ریاضت کے ساتھ مشروط نہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ کا ارشادِ رحمانی تا ابد اس صداقت اور حقیقت پر گواہ رہے گا۔

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند

ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

عصر حاضر میں وہ ایک ہی پیدا ہوا جو یقینِ کامل اور تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کرنے والا بنا

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر

میں ہوں وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت مسیح موعودؑ نے جو بھی علوم و معارف لٹائے وہ دراصل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے روحانی فیض کے جاری و ساری ہونے کا نتیجہ ہیں۔ ان علوم و معارف کے مطالعہ سے آنحضرت ﷺ کی اعلیٰ وارفع شان کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ علوم و معارف خدا کی خاص تائید و نصرت سے اسلام کی عظمت رفتہ کو پھر سے قائم کرنے کے لیے لکھے گئے۔ روحانی خزائن کی صورت میں آپؑ کی کتب ایسے دلائل و براہین پر مشتمل ہیں جو کسی بھی معترض کو ملزم و ساکت کر سکتے ہیں۔ ان معرکہ آرا کتب کو پڑھ کر زندہ خدا سے روشناسی ہو جاتی ہے۔ ان کتب کا ہر ہر لفظ اور ہر ہر سطر محبت الٰہی اور محبت رسول سے معمور و مملوء ہے۔ یہ کتب محبت الٰہی اور محبت رسول کو فروغ دیتیں اور دلوں میں اسے جاگزیں کرتی ہیں یہ کتب ملّی خدمات کا بے مثال نمونہ ہیں۔ بڑے بڑے کبار علماء آپ کی تبحر علمی کے قائل ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”...میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جُرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اُس کے سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا سو تم مقابلہ کیلئے جلدی نہ کرو اور دیدہ و دانستہ اس الزام کے نیچے اپنے تئیں داخل نہ کرو جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (بنی اسرائیل:37) بدظنی اور بدگمانی میں حد سے زیادہ مت بڑھو ایسا نہ ہو کہ تم اپنی باتوں سے پکڑے جاؤ اور پھر اس دکھ کے مقام میں تمہیں یہ کہنا پڑے کہ مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ۔“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

☆...☆...☆